روزنامہ
CPL 61
الفضل
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان
منگل 15- اگست 2000ء- 14 جمادی الاول 1421 ہجری- 15 ظہور 1379 ہش جلد 50-85 نمبر 184

پاکباز عورت

حضرت عبدالرحمان بن عوفؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جب کوئی عورت پانچ نمازیں پڑھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عصمت کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جا۔

(مسند احمد۔ حدیث 1573)

جلسہ سالانہ برطانیہ پر خواتین سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کا خطاب :29 جولائی 2000

خاوند کی گھر سے عدم موجودگی میں دیکھ بھال کرنے والی عورت کو مرد کے برابر اجر ملے گا

حضورؐ نے عہد لیا کہ ہم آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی

شادی کے موقع پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحائف بھیجو

(خطاب کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

(قسط اول)

اسلام آباد (برطانیہ) 29 جولائی 2000ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ برطانیہ کے 35ویں جلسہ سالانہ کے دوسرے دن خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطاب پون گھنٹہ جاری رہا جو خواتین کے بارے میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر مشتمل تھا۔

حضور ایدہ اللہ کی آمد پر عزیزہ مکرمہ مریم جاوید صاحبہ نے تلاوت کی جس کے بعد اس کا اردو ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد مکرمہ شازیہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود کا منظوم کلام

اے خدا اے کار ساز و عیب پوش و کردگار

نہایت خوبصورت ترنم سے سنایا۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا آج میں خواتین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بعض نصائح پیش کروں گا جو آنحضورؐ نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں۔ ان میں سے بعض نصائح صحابیات کو انفرادی طور پر کیں۔ بعض نصائح عورتوں کو اجتماعی طور پر مخاطب کرکے فرمائیں۔

صحابیات سے بیعت

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا ابوداؤد کتاب الجنائز میں ہے ایک دستی بیعت کرنے والی صحابیہ نے روایت کی کہ بیعت لیتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم حضورؐ کی نافرمانی نہیں کریں گی۔ ماتم کے وقت نہ اپنا چہرہ نوچیں گی نہ واویلا کریں گی۔ نہ اپنا گریبان پھاڑیں گی نہ بال بکھیریں گی۔ مسند احمد بن حنبل میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے بیعت لیتے وقت عہد لیتے تھے کہ ہم نوحہ نہیں کریں گی۔ کچھ عورتوں نے کہا کہ بعض عورتوں نے جاہلیت کے وقت ہماری مرگ پر آکر بین کرکے ہماری مدد کی تھی کیا ہم ان کی مدد کرسکتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں ایسی کوئی مدد جائز نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ مومن عورتیں جب ہجرت کرکے آتیں تو آپ ان سے شرک نہ کرنے، چوری نہ کرنے، زنا نہ کرنے کی بیعت لیتے۔ بعض مومن عورتوں سے اس قسم کا اقرار لینا ایک مشکل اقرار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ بیعت میں کسی عورت کے ہاتھ سے مس نہیں ہوتا تھا۔ آپ عورتوں سے زبانی بیعت لیا کرتے تھے۔

ترمذی میں حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے گزرے وہاں پر عورتوں کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی۔ آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے سلام کیا۔

عورتوں کے لئے الگ دن

بخاری کتاب العلم میں حضرت ابو سعید خدریؓ کی روایت ہے کہ عورتوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ آپؐ کی ملاقات کے بارے میں مرد ہم پر غالب ہیں۔ آپؐ ایک دن ہمارے لئے بھی مقرر فرمائیں۔ اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن مقرر فرمایا۔ آپ عورتوں سے ملاقات کرتے اور ان کو ارشادات فرماتے۔ ایک بار فرمایا تم میں سے کوئی عورت ایسی نہیں جس نے تین بچے آگے بھیجے اور وہ اس کے لئے آگ سے بچاؤ کا ذریعہ نہ بن گئے۔ ایک عورت نے پوچھا اگر کسی نے دو بچے بھیجے ہیں۔ یعنی اس کے دو بچے فوت ہوئے ہیں تو فرمایا ہاں وہ بھی۔ جو صبر سے کام لے وہ نجات پائے گا۔

عورتیں ثواب میں مردوں کے برابر

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا حضرت اسماء انصاریؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ میں عورتوں کی طرف سے حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ نے آپ کو مردوں عورتوں میں مبعوث فرمایا۔ عورتیں گھر میں پابند ہیں جبکہ مرد نماز باجماعت میں شامل ہوتے، جمعہ میں شامل ہوتے، جنازہ میں شامل ہوتے اور حج پر حج کرتے ہیں سب سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ جب کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم اس کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ان کے لئے کپڑے بُنتی ہیں۔ بچوں کی تربیت کی ذمہ داری ادا کرتی

مسلسل صفحہ 2 پر

سراپا محبت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب میں بیاہ کر آئی تو میں حضورؐ کے گھر میں بھی گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میری سہیلیاں بھی تھیں جو میرے ساتھ مل کر گڑیوں سے کھیلا کرتی تھیں۔ جب حضورؐ گھر تشریف لاتے (اور ہم کھیل رہی ہوتیں) تو میری سہیلیاں حضورؐ کو دیکھ کر ادھر ادھر کھسک جاتیں لیکن حضورؐ ان سب کو اکٹھا کرکے میرے پاس لے آتے اور پھر وہ میرے ساتھ مل کر کھیلتی رہتیں۔

(صحیح بخاری کتاب الادب باب الانبساط الی الناس)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ جب حضورؐ جنگ تبوک سے واپس آئے یا شاید یہ اس وقت کی بات ہے جب حضورؐ خیبر سے واپس آئے تو حضرت عائشہؓ کے پاس تشریف لائے۔ ان کے صحن میں ایک جگہ پردہ لٹک رہا تھا ہوا کا ایک جھونکا آیا تو اس پردہ کا ایک سرا ہٹ گیا۔ اس پردہ کے پیچھے حضرت عائشہؓ کی گڑیاں رکھی تھیں پردہ ہٹا تو وہ نظر آنے لگیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا عائشہؓ یہ کیا ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری گڑیاں ہیں۔ حضورؐ کی نظر پڑی تو دیکھا کہ ان گڑیوں کے درمیان میں ایک گھوڑا کھڑا ہے جس کے چمڑے کے پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان گڑیوں کے درمیان میں کیا نظر آرہا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ گھوڑا ہے۔ آپؐ نے پوچھا (پروں کی طرف اشارہ کرکے) کہ گھوڑے کے اوپر یہ کیا چیز ہے۔ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ پر ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھئی تعجب ہے پروں والا گھوڑا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے نہیں سنا کہ حضرت سلیمانؑ کا بھی ایک گھوڑا تھا جس کے بہت سے پر تھے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ کہا تو حضورؐ بے اختیار ہنس پڑے اور ایسی شگفتہ کھلی ہوئی ہنسی تھی کہ حضورؐ ہنسے تو دہن مبارک اتنا کھل گیا کہ مجھے حضورؐ کے سامنے کے آخری دانت بھی نظر آنے لگے۔

(بخاری کتاب الادب باب اللعب بالبنات)

ہیں۔ کیا ہم مردوں کے ساتھ ثواب میں برابر کی شریک ہوں گی۔ مرد اپنا کام کرتے ہیں اور ہم اپنا کام کرتی ہیں۔

آنحضرت ﷺ مردوں کی طرف مڑے اور فرمایا اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ کو پیش کر سکتی ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی حضورؐ! ہمیں تو گمان بھی نہ تھا کہ کوئی عورت اتنے اچھے پیرائے میں بات بیان کر سکتی ہے۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا اے خواتین اچھی طرح سمجھ لو اور انہیں بتا دو خاوند کی گھر سے عدم موجودگی میں دیکھ بھال کرنے والی کو وہی اجر ملے گا جو خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ آنحضرت ﷺ کے پاس اس حالت میں آئیں کہ انہوں نے باریک کپڑا پہنا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے ان سے اعراض کیا۔ اور فرمایا جب عورت بالغ ہو جائے تو مناسب نہیں کہ منہ اور ہاتھوں کے سوا اس کے بدن کا کوئی حصہ نظر آوے۔ ایک روایت میں جو ابو داؤد سے لی گئی ہے حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ایسی عورتوں پر لعنت ہو جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں۔ اور ایسے مردوں پر لعنت ہو جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں۔

زمانے کا بگڑا ہوا رواج

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج مرد عورتوں کی طرح بال بڑھا لیتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرح بال کٹوا لیتی ہیں۔ ایک بچی میرے سامنے آئی جس نے ایسے بال کٹوائے ہوئے تھے۔ میں نے اسے نصیحت کی کہ ایسا نہ کرے اس نے اقرار کیا کہ وہ بال بڑھائے گی۔

شادی پر گانے

ایک روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو علم ہوا کہ کسی کی شادی ہے۔ آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا وہاں تحفے تحائف بھجوائے؟ حضرت عائشہؓ نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے پھر دریافت فرمایا کیا گانے والیاں بھی بھیجیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا۔ نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا انصار ایسے موقعوں پر گانے پسند کرتے ہیں۔ ایسی عورتیں بھیجو جو اشعار میں کہتی ہوں کہ ہم تمہارے ہاں آئے ہیں تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایک صحابیہ نے روایت کی کہ حضرت نبی کریم ﷺ میری شادی کے موقع پر تشریف لائے اور میرے بچھونے پر تشریف فرما ہوئے جس طرح تم میرے ساتھ بیٹھی ہو۔ لڑکیاں جنگ بدر کے شہداء کی یاد میں گیت گا رہی تھیں۔ آنحضور ﷺ کو دیکھ کر انہوں نے کہا ہمارے درمیان ایک ایسا نبی موجود ہے جو کل کی بات جانتا ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ایسا مت کہو۔ ہاں جو پہلے گا رہی تھیں وہ ٹھیک ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ فاطمہ کو رخصت کی غرض سے دلہن کے طور پر تیار کرو۔ ہم نے کمرے کو لیپ پوت کر تیار کیا۔ کمرے میں نرم نرم گدے بچھائے۔ کھجور کشمش اور میٹھا پانی رکھا۔ کپڑے اور مشکیزے لٹکائے اس طرح سادگی سے حضرت فاطمہؓ کو تیار کیا۔

شادی میں رضامندی

ابو داؤد میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی نے آنحضرت ﷺ سے شکایت کی کہ اس کے والد نے اس کی شادی ایک ایسی جگہ طے کی ہے جو اسے ناپسند ہے۔ آپ نے اسے اختیار دیا کہ چاہے تو وہ شادی قائم رکھے اور چاہے تو رد کر دے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا مغرب کا یہ الزام غلط ہے کہ مسلمان بچی کی شادی زبردستی کر دی جاتی ہے۔ یہ غلط ہے۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ ایک عورت کا خاوند مر گیا۔ اس کا ایک بچہ بھی تھا۔ اس نے بچہ کے چچا (اپنے دیور) سے رشتہ پر رضامندی ظاہر کی۔ لیکن اس کے باپ نے اس کا رشتہ کسی اور جگہ کر دیا۔ اس عورت نے آنحضرت ﷺ کے پاس اس کی شکایت کی۔ آپؐ نے اس کے والد کو بلایا اور پوچھا۔ والد نے کہا کہ میں نے اس کے دیور سے بہتر جگہ اس کا رشتہ طے کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے باپ کا طے کیا ہوا رشتہ توڑ کر بچے کے چچا سے اس کا رشتہ طے کروا دیا۔ (جاری ہے)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 120

عاجزانہ راہوں کے ناقابل فراموش نمونے

حضرت ماسٹر رحمت اللہ صاحب مہاجر دارالرحمت قادیان کے قلم سے:۔

1۔ "ایک دفعہ حضور کے وصال سے چند دن پہلے قندھار یا ہرات کی طرف کے پٹھان لاہور میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے تو ایک نووارد پٹھان نے حضور کے پائے مبارک کو بوسہ دیا اس پر حضور نے اظہار ناپسندیدگی فرمایا اور فرمایا کہ

ایسی تعظیم کسی انسان کے لئے جائز نہیں"۔

2۔ "انہی دنوں میں ایک صاحب میاں مستقیم مرحوم بھینی (شرقپور) سے حاضر خدمت ہوئے چونکہ چل پھر نہ سکتے تھے اور لوگ آگے بڑھنے نہ دیتے تھے انہوں نے دور سے پکارا میں دیدار کرنا چاہتا ہوں فرمایا۔ ان کو آ جانے دو۔ وہ اٹھے تو بڑھاپے کی کمزوری کی وجہ سے اٹھا نہ گیا۔ حضور نے فرمایا کہ بابا جی کو بہت تکلیف ہوتی ہے

میں خود ہی ان کے پاس چلا جاتا ہوں"

(اخبار الحکم 26 مئی 1935ء)

حضرت مسیح موعود کیا خوب فرماتے ہیں

تقویٰ کی جڑ خدا کے لئے خاکساری ہے
عفت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے

نذرانہ کی غیر معمولی برکت

حضرت میاں پیر شمس الدین صاحب ساکن گولیکی ضلع گجرات کا عمر 115 سال حلفیہ بیان:۔

"میں نے دیکھا کہ ایک آدمی جو مونگ رسول کا رہنے والا تھا" آیا۔ پاس ہی خواجہ کمال الدین صاحب بیٹھے تھے انہوں نے دس روپے نذرانہ بھی دیا تھا جب وہ آیا اس نے کہا کہ میں غریب آدمی ہوں اور مقروض ہوں۔ آپ (حضرت مسیح موعود) نے سن کر فرمایا کہ اس غریب کی بات سن لینے دو۔ چنانچہ آپ نے اس کی بات کو توجہ سے سنا۔ "مراقبہ" کیا۔ بعدہ فرمایا کہ اللہ فضل کر دے گا چنانچہ میں نے دیکھا کہ وہ اگلے سال امیر و کبیر بن گیا اس نے اگلے سال ایک سو روپیہ نذرانہ دیا"۔

(الحکم 7 جون 1935ء)

☆☆☆☆☆☆

غزل

برس گذر گئے سینوں میں دل کے داغ جلے
نہ جانے کب یہ الم کی پہاڑ رات ٹلے

میں دشمنوں کی جفاؤں کے ناز سہہ لونگا
یہ دوستوں کی وفاؤں کا دور بھی تو ٹلے

اسی امید پہ زندہ ہیں ہم سے خاک بسر
کبھی تو چین سے سوئیں گے آسماں کے تلے

انہیں ڈرائے گی کیا زلفِ خم بہ خم ان کی
جو سخت جان حوادث کے زیرِ سایہ پلے

وہ جب بھی ظلم و تعدی کا روپ دھارے گا
ملوں گا اس سے میں صبر و رضا کی خاک ملے

جفا بھی کرنی نہ آئی جسے قرینے سے
تو اس کی بزم میں ثاقب وفا کا نام نہ لے

ثاقب زیروی

عطیہ خون

خدمت بھی
عبادت بھی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 2 روپے 50 پیسے

اِرشادات حضرت مصلح موعود

من قتل دون مالہ و عرضہ فھو شھید

جو اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے

ایک حدیث نبویؐ کی لطیف اور پُر معارف تشریح

فرمودہ 21 اپریل 46ء

احادیث میں جو من قتل دون مالہ و عرضہ فھو شہید آتا ہے اس کا مفہوم سمجھنے میں بالعموم لوگ غلطی کر جاتے ہیں۔ اور وہ خیال کرتے ہیں کہ اس جگہ شہادت سے مراد وہی مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے راستہ میں شہید ہونے والوں کو میسر آتا ہے۔ حالانکہ یہ درست نہیں من قتل دون مالہ و عرضہ فھو شہید میں "من" عمومیت پر دلالت کرتا ہے۔ جس میں ایک ہندو بھی شریک ہو سکتا ہے اور ایک عیسائی بھی اپنے مال اور عزت کی حفاظت کرتے ہوئے جان دے سکتا ہے۔ اور ایک دہریہ بھی اپنے مال اور عزت کی خاطر جان دے سکتا ہے۔

دنیا میں ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ خدا اور اس کے رسول کو گالیاں دینے والے اپنی عزت اور اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے جان دے دیتے ہیں پھر کیا ہم ان سب کو شہید کہیں گے۔ میرے نزدیک اس جگہ شہید بمعنی مشہود ہے۔ یعنی ایسے رنگ میں مرنے والے کا لوگوں میں بہت چرچا ہوتا ہے۔ اگر کسی جگہ کوئی شخص چوروں یا ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتا ہوا مارا جائے تو ارد گرد کے لوگ وہاں جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی بہادری کے کام کی تعریف کرتے ہیں اور چاروں طرف سے اس کی طرف انگلیاں اٹھتی ہیں۔ پس یہ شہادت دنیوی عزت کا نام ہے روحانی عزت کا نام نہیں۔ فرض کرو کسی نے کوئی بڑا کارنامہ کیا۔ مثلاً کسی جگہ ڈاکہ پڑا اور اس نے بڑی جرات اور بہادری دکھائی اور ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے ہوئے مارا گیا۔ تو سب لوگ کہتے ہیں کہ اس نے بہت اچھا کام کیا۔ دوسرے لوگوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے۔

اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ حب الوطن من الایمان اب کیا صرف مومن ہی وطن سے محبت کرتا ہے۔ یہودی عیسائی یا ہندو وطن سے محبت نہیں کرتے۔ اور اگر کرتے ہیں تو صرف اس حب الوطنی کی وجہ سے ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ ہندو یا یہودی یا عیسائی بھی وطن سے محبت کرتے ہیں۔ اس لئے وہ مومن ہو گئے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مومن کی بعض اور علامتیں ہیں کہ وہ سچ بولتا ہے۔ اچھے اخلاق سے پیش آتا ہے اللہ تعالیٰ کے احکام پر عمل کرتا ہے۔ اسی طرح مومن کی ایک یہ خصوصیت بھی ہے کہ وہ وطن سے محبت کرتا ہے۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ دینی اصطلاح میں تو شہید کے ایک ہی معنی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ :-

جس طرح صلوٰۃ کے دو معنی ہیں اور دونوں دینی اصطلاح میں پائے جاتے ہیں۔ ایک تو صلوٰۃ کے معنے نماز کے ہیں اور دوسرے دعا کے ہیں۔ اور یہ دونوں معنے اپنے سیاق و سباق سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح لفظ شہید کا بھی سیاق و سباق دیکھنا پڑے گا اور چونکہ اس کے ساتھ من ہے جو عمومیت پر دلالت کرتا ہے اور ہندو' یہودی' عیسائی اور دہریہ سب کو اپنے اندر شامل رکھتا ہے۔ اس لئے ہم اس شہادت کے معنی شہادت دینی کے خلاف کسی اور شہادت کے کرنے پر مجبور ہیں۔

حدیث کی مزید تشریح

فرمودہ 22-اپریل 1946ء

فرمایا کل میں نے من قتل دون مالہ و عرضہ فھو شہید کی حدیث بیان کی تھی اور بتایا تھا کہ اصل معنے اس جگہ شہادت کے وہ ہیں جس کی طرف انگلی اٹھتی ہے۔ اب انگلی اٹھنا بھی ایک وسیع لفظ ہے انگلی برے معنوں میں بھی اٹھے گی اور اچھے معنوں میں بھی اٹھے گی اور پھر اچھے معنوں میں سے بھی کئی معنوں کے متعلق اٹھے گی مثلاً ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں نے خدا تعالیٰ کے حضور بڑا درجہ پایا ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا غازی ہے ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا روزے دار ہے ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا حاجی ہے ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا عالم ہے ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا علم پڑھانے والا ہے اور ان معنوں میں بھی اٹھ سکتی ہے کہ فلاں بڑا علم دوست ہے غرض سینکڑوں خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے کسی کی طرف انگلی اٹھ سکتی ہے اس طرح برے معنوں میں بھی انگلی اٹھ سکتی ہے اور برے معنوں میں بھی آگے سینکڑوں معنوں کے متعلق اٹھ سکتی ہے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ آجکل خدا تعالیٰ نے عزت میرے ساتھ وابستہ کر دی ہے یا میرے دوست عزت پائیں گے یا دشمن اب دونوں کے الگ الگ معنے ہیں دوست کی عزت کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی نظر میں مقبول ہوں گے اور دشمن کی عزت کے معنے یہ ہیں کہ وہ دشمن کی نگاہوں میں مقبول ہوں گے ہماری بڑی مخالفت کرنے والے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ہیں۔ اور ہندوستان میں ان کا طوطی بولتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں ان سے بڑے بڑے عالم موجود ہیں لیکن ان کو کوئی پوچھتا نہیں کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کا خطرہ بڑا ہے اور چونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب اس کا مقابلہ کرتے ہیں اس لئے یہ ہمارے لیڈر ہیں اور یہی عزت کے لائق ہیں۔ غرض آپ فرمایا کرتے تھے کہ عزت ہمارے ساتھ وابستہ ہے خواہ دوستی کر کے اور خواہ دشمنی کر کے لیکن دشمنی کی عزت دشمن کی نگاہ میں ہوگی اور خدا تعالیٰ کی نگاہ میں لعنت ہوگی اور دوستی کی عزت دشمن کی نگاہ میں ذلت ہوگی لیکن خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عزت ہوگی۔ اب ایک لفظ کے نیچے دونوں چیزیں آگئیں لیکن اصل عزت انجام کے لحاظ سے ہوتی ہے یہاں جس عزت کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ ان کی عوام الناس کی نگاہ میں عزت ہوگی اس طرح شہادت کا ہر جگہ مفہوم بدل جائے گا اگر وہ خدا تعالیٰ کے راستہ میں مارا جاتا ہے تو اس کی شہادت اور رنگ کی ہوگی اور اگر کوئی مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جاتا ہے تو اس کا اور مفہوم ہوگا اسی طرح اور بھی کئی قسم کے شہید ہیں لیکن ان کا مفہوم ہر جگہ بدل جائے گا جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ڈوب کر مر جائے یا طاعون سے مر جائے یا اسہال کی بیماری سے فوت ہو جائے یا جل کر مر جائے یا دیوار کے نیچے آکر ہلاک ہو جائے وہ بھی شہید ہے اب دیکھو ایک تو یہ شہید ہیں اور دوسری طرف وہ بھی شہید ہی ہے جو خدا تعالیٰ کے راستہ میں مارا جائے مگر ان دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مارے جاتے ہیں ان میں ایمان پایا جاتا ہے لیکن جو لوگ اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں وہاں ایمان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ بہادری پائی جاتی ہے۔ اسی طرح جو جل کر مرتے ہیں یا دیوار کے نیچے دب کر مر جاتے ہیں یا ڈوب کر مر جاتے ہیں یا طاعون اور ہیضہ سے مر جاتے ہیں۔ ان میں تو بہادری بھی نہیں پائی جاتی ان پر بیماری آئی اور وہ مر گئے آخر ان کو جو شہید کہا گیا ہے تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ اس کی کیا وجہ ہے اور ان میں اور شہید فی سبیل اللہ میں قدر مشترک کیا چیز ہے۔ سو جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں حادثہ قدر مشترک ہے یعنی جو حادثے سے وفات پاتے ہیں۔ وہ شہید ہوتے ہیں ہر گاؤں اور ہر شہر میں لوگ مرتے رہتے ہیں لیکن کبھی اخبار میں نہیں دیکھا گیا کہ یہ لکھا گیا ہو کہ آج فلاں جگہ اتنے آدمی مرے ہیں اور فلاں جگہ اتنے۔ مگر ہم کئی دفعہ اخباروں میں چھپا ہوا دیکھتے ہیں کہ دریائے راوی میں کشتی ڈوب گئی اور اتنے آدمی مر گئے۔ حالانکہ ہم آدمیوں کے نام نہیں جانتے ان سے کسی قسم کی واقفیت نہیں ہوتی اور پھر تعداد کے لحاظ سے بھی بعض دفعہ بہت ہی کم ہوتے ہیں اور ناقابل ذکر لیکن پھر بھی اخبار میں ان کا نام چھپ جاتا ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ وہ ایک حادثہ ہوتا ہے اور حوادث دنیا کی نظروں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں حوادث سے جو ہمدردی پیدا ہوتی ہے وہ دوسرے موقعوں پر پیدا نہیں ہوتی۔

حادثہ ایک تہلکہ مچا دیتا ہے اور اس سے انسان کے اندر خشیت پیدا ہوتی ہے ویسے تو لوگ روزانہ مرتے ہیں کئی بوڑھے ہو کر مرتے ہیں اور کئی عام بیماریوں سے مرتے ہیں لیکن ان سے اس قدر تہلکہ پیدا نہیں ہوتا ہاں جو بیماریاں ایسی ہیں جو ایک سے دوسرے کو لگ جاتی ہیں جیسے ہیضہ اور طاعون ہے اگر کسی کو ایسی بیماری لگ جائے اور اس سے ایک موت بھی ہو جائے۔ تو لوگ گھبرا جاتے ہیں لیکن اگر کوئی سل سے مر جائے تو یہ کوئی نہیں کہتا کہ یہ سل سے مر گیا ہے اس لئے کہ یہ وبائی مرض نہیں اور وہ وبائی مرض ہے اس لئے اس میں لوگوں کی جانیں خطرے میں ہوتی ہیں ہیضہ کی مرض کی طرف انگلیاں اٹھنے لگ جاتی ہیں اگر پانچ میل پر بھی بیمار ہو تو لوگ اپنا علاج شروع کر دیتے ہیں۔ سرکہ استعمال کرتے ہیں روٹی کم کر دیتے ہیں۔ اسی طرح طاعون ہے اگر ایک ڈویژن میں طاعون ہو تو سارے پنجاب میں اس کا خطرہ محسوس کیا جاتا ہے کیونکہ یہ وبائی مرض ہے۔ جل کر مرنا بھی حادثہ ہے۔ بنگال میں ایک عورت کی ساڑھی کو آگ لگ جائے تو سٹیٹسمین میں خبر چھپ جاتی ہے کہ ایک عورت کی ساڑھی کو آگ لگ گئی اور وہ جل گئی اور اسی طرح مکان کا گرنا بھی ایک حادثہ ہے بمبئی

میں مکان گرتا ہے تو سول میں خبر شائع ہو جاتی ہے کہ بمبئی میں ایک مکان گرا اور اس کے نیچے اتنے آدمی دب کر مرگئے بمبئی کی آبادی پچیس لاکھ ہے اور وہاں روزانہ پانچ سو آدمی مرتے ہیں لیکن کبھی یہ نہیں چھپتا کہ فلاں محلے میں فلاں آدمی مرگیا اور فلاں میں فلاں ہاں اگر کوئی مکان گرے اور اس کے نیچے کوئی شخص دب کر مرجائے تو پھر چھپ جاتا ہے کہ فلاں آدمی مکان کے نیچے دب کر مرگیا ہے تو یہ حوادث ہیں اور ان سب حوادث میں کام آنے والوں کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کا لفظ اس لئے استعال فرمایا ہے کہ ان کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھ جاتی ہیں۔ ادھر ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھتے ہیں کہ آپؐ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ وہ ہم کو اچانک موت سے بچائے پھر آپؐ اسے شہادت بھی قرار دیتے ہیں۔ چونکہ اگر مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جانے والوں' ڈوب کر مرنے والوں کسی دیوار کے نیچے دب کر مرنے والوں ہیضہ طاعون سے مرنے والوں کا رتبہ انتہائی اعلیٰ تھا تو پھر تو یہ دعا سکھلانی چاہئے تھی کہ اے اللہ ہمیں ان میں سے کسی حالت میں ضرور موت دے کیا کبھی کوئی یہ دعا کرتا ہے کہ میں شہید نہ بنوں یا صالح نہ بنوں یا صدیق نہ بنوں نہیں بلکہ ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ میں شہید بنوں لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اچانک موت سے بچنے کے لئے دعا کی تلقین فرماتے تھے اور اس کے لئے آپؐ نے دعا بھی سکھلائی ہے۔ اگر یہ شہادت تھی تو پھر تو یہ دعا سکھلانی چاہئے تھی کہ یا اللہ مجھے ہیضہ ہو جائے یا اللہ میری کشتی الٹ جائے یا اللہ میں ڈوب جاؤں یا الٰہی میرے کپڑوں کو آگ لگ جائے تا میں جل جاؤں اور شہید ہو جاؤں اچھی چیز کو تو کوئی بھی نہیں چھوڑا کرتا۔

شہادت تو بہت بڑا مرتبہ ہے جس کے دل میں ایمان ہو وہ تو چھوٹی سے چھوٹی نیکی بھی نہیں چھوڑا کرتا۔

ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجلس میں بیٹھے تھے کہ کسی نے دودھ پیش کیا۔ آپؐ کا طریق تھا کہ پہلے آپؐ کچھ دودھ پی لیتے اور پھر مجلس میں جو شخص دائیں طرف بیٹھا ہوتا اس کو دیتے اور پھر اس سے دوسرے لوگ بھی لے لیتے۔ حضرت ابوبکرؓ بھی اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے لیکن وہ بائیں طرف بیٹھے تھے۔ اور دائیں طرف ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ آپؐ نے چاہا کہ حضرت ابوبکرؓ کو پہلے پیالہ دیں۔ اس لئے اس نوجوان کو آپؐ نے کہا کہ طریق تو میرا یہی ہے کہ دائیں طرف والے کو مقدم کیا جائے لیکن اگر تم اجازت دو تو ابوبکرؓ کو دودھ دے دوں۔ وہ نوجوان کہنے لگا یا رسول یہ حکم ہے یا آپؐ پوچھ رہے ہیں۔ فرمایا حکم تو نہیں لیکن میں نے پوچھا ہے اس پر اس نوجوان نے کہا اگر پوچھتے ہیں تو پھر تبرک کو کون چھوڑتا ہے۔ حضور اسے میرے حوالے کریں۔ اب دیکھو چھوٹی سی چیز تھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود فرمارہے تھے کہ اگر تم چاہو تو ابوبکر کو دیدوں لیکن وہ کہتا ہے کہ میں نے تو تبرک کو نہیں چھوڑنا تو جو تبرک کو نہیں چھوڑتا وہ شہادت کو کہاں چھوڑے گا۔

دین ایک طرف تو کہتا ہے کہ شہادت بڑی اچھی چیز ہے اور یہ بھی بتلاتا ہے کہ یہ یہ لوگ شہید ہیں۔ لیکن ساتھ ہی فرماتا ہے کہ یہ دعا کرو کہ اے اللہ مجھے ہیضہ سے بچا' غرق ہونے سے بچا' طاعون سے بچا' جلنے کی موت سے بچا کیونکہ یہ اچانک اموات ہیں۔ معلوم ہوا کہ ان دونوں شہادتوں میں فرق ہے ان شہادتوں سے مراد وہ شہادت نہیں جس کی ہر ایک کو تمنا ہوتی ہے۔ وہ شہادت اور ہے جس کے لئے لوگ دعا کرتے ہیں۔

حضرت عمرؓ کے متعلق آتا ہے کہ آپؓ دعائیں کیا کرتے تھے کہ یا اللہ مجھے شہادت نصیب کر صحابہؓ کا یہ تسلیم شدہ فیصلہ ہے کہ خلیفہ کو لڑائی کی جگہ پر نہیں جانا چاہئے۔ اب ان کی شہادت کی دعا کے یہ معنے تھے کہ کوئی شخص جیتنا ہوا مدینہ کو فتح کرے اور مدینہ میں گھس کر ان کو شہید کر دے۔ خدا تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کی دعا اس رنگ میں قبول کرلی کہ ایک کافر کے ہاتھوں آپ کو شہادت دلوادی اور مدینہ کو محفوظ رکھا۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہوا کہ آپ نے یہ کہا ہو کہ یا اللہ مجھے ہیضہ ہو جائے۔ مجھے طاعون ہو جائے۔ مجھ پر مکان آپڑے۔ کیونکہ وہ اور چیز ہے تو درحقیقت اچانک موت کی طرف لوگوں کی انگلیاں اٹھتی ہیں۔ اور وہ اس رنگ میں شہید ہوتے ہیں۔ اگر کوئی جل کر فوت ہو جائے یا کسی کو ہیضہ یا طاعون ہو جائے تو طبیعت میں رحم پیدا ہوتا ہے۔ اور لوگ کہتے ہیں خدا تعالیٰ رحم فرمائے۔ فلاں شخص جل کر مرگیا۔ نہ رشتہ داروں سے رخصت ہونے کا اسے موقعہ ملا نہ کسی قسم کی وصیت کر سکا۔ تو اس قسم کے حادثات جو پیش آتے ہیں ان پر لوگوں کی انگلیاں اٹھنے لگتی ہیں۔ غرض شہادت کا مفہوم سب میں مشترک پایا جاتا ہے کسی میں کسی رنگ میں اور کسی میں کسی رنگ میں ایک پر ان معنوں میں انگلی اٹھتی ہے کہ وہ اللہ کا مقرب ہے۔ اور ایک پر اس رنگ میں کہ وہ بڑا بہادر ہے اس نے اپنے مال کی حفاظت کی۔ بھاگا نہیں بلکہ مقابلہ کیا۔ ایک اور پر اس لئے انگلی اٹھتی ہے کہ وہ ناگہانی موت سے مرگیا اور دوسرے پر اس لئے رحم آتا ہے کہ اسے رشتہ داروں کو ملنے کا کوئی موقعہ نہ ملا۔ گھر جارہا تھا کہ راستے میں دیوار گری اور مرگیا۔ یا آگ لگی۔ اور مرگیا اور گھر نہ پہنچ سکا۔ ان سب چیزوں کی طرف انگلیاں اٹھتی ہیں۔ لیکن وجوہات الگ الگ ہیں۔ کسی جگہ دین کے لئے قربانی کی وجہ سے کسی جگہ بہادری کی وجہ سے اور کسی جگہ ترحم کی وجہ سے۔ اچانک حوادث سے بچنے کی اس لئے دعا سکھلائی گئی ہے کہ انسان اس میں مرنے سے پہلے وصیت نہیں کر سکتا۔ حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر مومن کو وصیت کرنی چاہئے اور قرآن کریم میں بھی اس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مرتے وقت کی نصیحت ساری عمر کی نصیحت سے زیادہ اثر کر جاتی ہے۔ لیکن اچانک حادثے میں جو مرجائے اس کو اس کا موقعہ ہی نہیں ملتا۔ گھر والے اس امید پر بیٹھے ہوتے ہیں کہ ابھی باہر سے آئیں گے لیکن رپورٹ پہنچتی ہے کہ راستہ میں ان پر دیوار گر پڑی تھی۔ اب لاش لا رہے ہیں یا جہاز ڈوب گیا۔ پتہ نہیں ان کی لاش کہاں ہے۔ یا کارخانے میں کام کر رہا تھا مشین کے نیچے آگیا اور مرگیا یا آگ لگ گئی اور مر گیا۔ جو لوگ ایسے حادثات سے مرجاتے ہیں ان کی طرف رحم کی نظریں اٹھتی ہیں اور دل سے دعا نکلتی ہے کہ خدا ان پر رحم کرے۔ ایک شخص جو مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے اس کی طرف انگلی اٹھتی ہے۔ اس کی بہادری کی وجہ سے۔ اور جو خدا تعالیٰ کی راہ میں مارا جائے اس کی طرف انگلی اٹھتی ہے خدا تعالیٰ کے قرب کی وجہ سے۔ انگلیاں سب پر اٹھتی ہیں لیکن وجوہات الگ الگ ہیں۔ اصل چیز تو انگلی کا اٹھنا ہے۔ اور جس کی طرف انگلی اٹھتی ہے وہ مشہور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔

(الفضل 9، 11 اگست 1960ء)

محمد ابراہیم بھامڑی صاحب

عزیزم مکرم ڈاکٹر حمید احمد خاں
ایک استاد کی نظر میں

دنیا بھی اک سرا ہے بچھڑے گا جو ملا ہے
گر سو برس رہا ہے آخر کو پھر جدا ہے
شکوہ کی کچھ نہیں جا یہ گھر ہی بے بقا ہے

میں کوئی قلم کار اور مضمون نگار نہیں ہوں۔ صرف آنحضرتؐ کے ارشاد **اذکروا موتاکم بالخیر** کی تعمیل اور عزیزم حمید احمد خان کی بلندی درجات کیلئے دعا کی خاطر اپنے علم کی بنا پر عزیزم مرحوم کی بعض خوبیوں کا ذکر کر رہا ہوں۔ عزیزم تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں میرے تلمیذ عزیز تھے۔ اپنے اساتذہ کو بڑی عزت اور توقیر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کلاس میں بڑی سنجیدگی توجہ اور وقار سے بیٹھتے تھے۔ تعلیم کا بڑا شوق اور مطمح نظر بلند تھا۔ میٹرک کے امتحان میں سارے بورڈ میں نمایاں پوزیشن حاصل کرکے سکول کی نیک شہرت کا موجب بنے۔ سکول نے خوشی میں پارٹی اور گلے میں ہار ڈالے۔ حمید احمد سمجھتے تھے کہ یہ شاندار کامیابی اللہ تعالیٰ کے فضل' والدین کی دعاؤں اور اساتذہ کرام کی شفقت کا ثمرہ ہے۔ اپنے متعلق تعریفی کلمات سن کر شرمندہ سے ہو جایا کرتے تھے۔ ہر ایک سے خندہ روئی سے ملتے تھے۔ وہ میرے محلہ میں رہتے تھے انکے دینی شوق اور نیکی کو دیکھ کر میں حضرت مسیح موعود کی کتب کا درس دینے کا کام ان سے لیا کرتا تھا۔ وہ ٹھہر ٹھہر کر صحیح تلفظ سے کتاب کا درس دیا کرتے تھے۔ میں ان کا درس سن کر بہت خوش ہوتا تھا۔ سامعین بھی بڑی توجہ سے سنتے تھے۔

جب وہ دسویں کلاس میں پڑھتے تھے میں نے انکے دینی شوق کو دیکھ کر اپنے اسباق کے نوٹ لکھنے کیلئے انہیں ایک کاپی خرید کر دی چنانچہ وہ سارا سال میرے اسباق کے نوٹ لکھتے رہے اور سالانہ امتحان کے بعد وہ کاپی مجھے شکریہ کے ساتھ واپس کردی۔ وہ نوٹس **خیر الکلام ماقل ودل** کے مصداق تھے۔ ان نوٹس سے پتہ چلتا تھا کہ ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ بچپن ہی سے روشن ضمیر اور بیدار مغز تھے۔ ان کو اللہ تعالیٰ نے دعوت الی اللہ کی ایسے احسن رنگ میں توفیق بخشی کہ ان کے ذریعہ کئی مرد و زن انگریز احمدیت میں داخل ہوئے یہ انکے لئے سب سے بڑا اعزاز اور سرمایہ ہے۔ امام جماعت سے انہیں والہانہ عشق تھا وہ اپنے آپ کو احمدیت کا حقیر غلام اور خادم سمجھا کرتے تھے یہ ایک حقیقت ہے کہ انکساری رفعت کردار ہے۔

جو عالی ظرف ہوتے ہیں ہمیشہ جھک کے ملتے ہیں
صراحی سرنگوں ہو کر بھرا کرتی ہے پیمانے

ہمارے حمید پر یہ شعر خوب چسپاں ہوتا ہے۔ ایک اور واقعہ جو مجھے حمید احمد کا یاد ہے۔ انکا گھر ہمارے محلہ میں تھا۔ ایک دفعہ میں سحری سے قبل محلہ کا دورہ کر رہا تھا۔ مکانات اس وقت ابھی تھوڑے تھے اکثر پلاٹ خالی تھے۔ ان کے مکان کے جنوبی جانب تھا جب میں ان کے مکان کے نزدیک پہنچا تو مجھے جنوب کی طرف سے رقت بھری ہچکیوں کی آواز سنائی دی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ کوئی درد بھری آہ و زاری سے مناجات کر رہا ہے۔ میں اس آواز کی طرف چل پڑا۔ جب میں آگے گیا تو حمید احمد خان میری طرف آرہے تھے۔ میں نے حال پوچھا۔ شرمندہ تھے کہ میری تنہائی میں مناجات کرنے کا علم ہو گیا ہے۔ مجھے رشک آیا کہ کس طرح یہ جوانی میں دعاؤں کا جذبہ رکھتے ہیں۔

عاشقی کی ہے علامت گریہ و دامان دشت
کیا مبارک آنکھ جو تیرے لئے ہو اشکبار

باقی صفحہ 7 پر

آصف اقبال ڈوگر صاحب بی ایس سی آنرز ایگریکلچر

جامعہ زرعیہ فیصل آباد

(ایک تعارف)

قیام پاکستان سے قبل زرعی تحقیق کا واحد ادارہ' پنجاب ایگریکلچر کالج لائل پور تھا۔ جس کی بنیاد 1909ء میں رکھی گئی تھی۔ قیام پاکستان کے فوراً بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی کہ اس اہم شعبہ میں تحقیق و ترقی کے لئے کوئی ایسا ادارہ ہونا چاہئے جو زراعت کے میدان میں پیش آنے والے مسائل کا حل تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ زراعت کے شعبہ میں کام کرنے والے افراد کی تربیت کر سکے چنانچہ حکومت پاکستان نے خوراک و تعلیم کا ایک قومی کمیشن قائم کیا جس نے اپنی سفارشات میں فوری طور پر ایک زرعی یونیورسٹی کے قیام پر زور دیا۔ چنانچہ کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں پنجاب ایگریکلچر کالج کو 62-1961ء میں ترقی دے کر زرعی یونیورسٹی کا درجہ دے دیا گیا۔

ایشیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہونا ہی زرعی یونیورسٹی کی عظمت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اس کے طول و عرض کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہم چار سال سے یونیورسٹی کے طالب علم ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یونیورسٹی کے حدود اربعہ سے مکمل واقفیت کا دعویٰ نہیں کر سکتے بلکہ ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یونیورسٹی کے چاروں طرف بھی یونیورسٹی ہی ہے۔

یونیورسٹی کیمپس 1950 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے۔ سرسبز و شاداب کیمپس نئے اور پرانے طرز تعمیر کا بہترین نمونہ ہے مسلم طرز تعمیر کا عکاس اولڈ کیمپس آجکل (Faculty of Sciences) کے مختلف شعبہ جات پر مشتمل ہے یہی کیمپس پہلے پنجاب ایگریکلچر کالج کہلاتا تھا۔

ماڈرن طرز تعمیر کا حامل نیو کیمپس وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہے اس کی خاص بات درمیان میں لمبا خوبصورت کاریڈور اور دونوں اطراف میں مختلف شعبہ جات ہیں۔ کاریڈور کے دائیں طرف تجربہ گاہیں اور بائیں طرف لیکچر روم ہیں۔ یہ لمبا کاریڈور زرعی طلباء کو سیدھا چلنے پر مجبور کر دیتا ہے نیو کیمپس میں زراعت سے متعلق مختلف کلیہ جات موجود ہیں۔ اسی میں مرکزی ایڈمنسٹریشن بلاک' لائبریری' اقبال آڈیٹوریم' کیفے ٹیریا وغیرہ شامل ہیں۔

طلباء کی تحقیقی سرگرمیوں کے لئے تقریباً ایک ہزار ایکڑ اراضی پر فارم موجود ہیں۔ اس کے علاوہ طلباء کی رہائش کے لئے 15 اور طالبات کے لئے 3 رہائشی ہاسٹلز ہیں یونیورسٹی میں طلباء و طالبات کی تعداد تقریباً چھ ہزار ہے۔ اس وقت 6 کلیہ جات' شعبہ تعلیم و توسیع اور ڈائریکٹوریٹ برائے کراپ پروڈکشن اینڈ واٹر مینجمنٹ کام کر رہے ہیں کلیہ جات مزید 47 شعبوں میں تقسیم کئے گئے ہیں۔ کلیہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کلیہ زراعت

(Faculty of Agriculture)

یہ یونیورسٹی کی سب سے بڑی فیکلٹی ہے اور طلبہ کی اکثریت اسی میں زیر تعلیم ہے۔ اس کا بنیادی مقصد فصلوں کی پیداوار میں اضافہ اور ان کی دیکھ بھال کے تمام پہلوؤں پر تحقیق کرنا ہے۔ اس کلیہ میں شامل مختلف شعبہ جات کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

(1) اگرانومی (Agronomy) (2) پلانٹ بریڈنگ و جینیٹکس (3) پلانٹ پیتھالوجی (Plant Pathology) (4) شعبہ حشریات (5) سائل سائنس (Soil Science) (6) اثمار و سبزیات (Horticulture) (7) امور جنگلات (Forestry) (8) فعلیات فصلات Crop Physiology یہ کلیہ ان شعبہ جات میں بی ایس سی (آنرز) چار سالہ کورس' ایم ایس سی آنرز (دو سالہ کورس) اور Ph.D (تین سالہ کورس) کی ڈگریاں جاری کرتا ہے۔ جبکہ فوڈ ٹیکنالوجی میں چار سالہ کورس B.Sc(Hons) کی ڈگری بھی کلیہ زراعت جاری کرتی ہے جبکہ ایم ایس سی (آنرز) فوڈ ٹیکنالوجی کی ڈگری کلیہ زرعی انجینئرنگ جاری کرتا ہے۔

داخلہ کی شرائط

بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر میں داخلہ ایف ایس سی (پری میڈیکل) کے بعد ملتا ہے۔ بی۔ ایس سی آنرز ایگریکلچر میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے امیدوار کا ایف ایس سی میں کم از کم 45% (495/1100) نمبر حاصل کرنا ضروری ہے۔

بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر چار سالہ کورس میں تقریباً 500 طلباء کو ہر سال داخلہ دیا جاتا ہے اس کورس کے لئے ہر سال اوپن میرٹ 800/1100 کے قریب ہوتا ہے اس کے علاوہ تقریباً پچاس فیصد سیٹوں پر داخلہ شہری اور دیہاتی کوٹہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے اور اس کے لئے ہر ضلع کے دیہاتی اور شہری کوٹہ کی سیٹیں پہلے سے مخصوص ہوتی ہیں مثلاً ضلع جھنگ کے لئے 9 سیٹیں مخصوص ہیں اور انہی مخصوص سیٹوں میں میرٹ بنتا ہے لہٰذا ایسے طلباء جو 495/1100 سے زائد نمبر حاصل کر سکیں ان کو بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر میں داخلہ حاصل کرنے کے لئے درخواست ضرور دینی چاہئے۔ درخواست جمع کرواتے وقت اس بات کو ضرور مد نظر رکھیں کہ اگر زیادہ طلباء دیہاتی کوٹہ میں درخواست جمع کروا رہے ہیں تو آپ کو شہری کوٹہ میں درخواست دینی چاہئے۔ دیہاتی اور شہری کوٹہ کا میرٹ عموماً 800-495 کے درمیان بنتا ہے ایسے طلباء جو 700 سے کم نمبر حاصل کرتے ہیں وہ عموماً معلومات نہ ہونے کی وجہ سے درخواست جمع نہیں کرواتے' ایسے طلباء کو داخلہ کے لئے درخواست ضرور جمع کروانی چاہئے۔

اس کے علاوہ سیلف فنانس کے تحت بھی اس کورس میں داخلہ دیا جاتا ہے۔ وہ طلباء جنہوں نے 495/1100 سے زائد نمبر حاصل کئے ہوں وہ سیلف فنانس کے تحت داخلہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اور ان طلباء کو داخلہ کے وقت ایک لاکھ روپیہ جمع کروانا ہوتا ہے طالبات کے لئے سیٹیں علیحدہ ہوتی ہیں اور ان کا بھی میرٹ بنتا ہے۔

ایم ایس سی (آنرز) میں داخلہ کی شرط متعلقہ شعبہ میں بی ایس سی (آنرز) ایگریکلچر ہے اس میں دوسرے طلباء داخلہ نہیں لے سکتے (3) Ph.D میں داخلہ ایم ایس سی (آنرز) کے بعد ہوتا ہے۔

کلیہ زرعی انجینئرنگ و ٹیکنالوجی

Faculty of Agricultural Engineering and Technology

اس فیکلٹی میں زرعی شعبہ میں استعمال ہونے والی مشینری کی تیاری اور اس کی دیکھ بھال کے متعلق پڑھایا جاتا ہے۔ اس کلیہ میں بیسک انجینئرنگ' اریگیشن اینڈ ڈرینج' فارم مشینری و پاور' فوڈ ٹیکنالوجی اور فائبر ٹیکنالوجی (Fiber Technology) کے شعبہ جات شامل ہیں۔

داخلہ کی شرائط

(1) بی ایس سی (آنرز) ایگری انجینئرنگ میں داخلے کی اہلیت ایف ایس سی (پری انجینئرنگ) میں کم از کم 60% نمبر 660/1100 ہیں۔ بی ایس سی (آنرز) ایگری انجینئرنگ میں داخلہ اوپن میرٹ پر ہوتا ہے طلباء و طالبات کے لئے سیٹیں مخصوص ہیں۔ اس کے علاوہ سیلف فنانس کے تحت بھی داخلہ دیا جاتا ہے۔ اس ڈگری کورس کے لئے تقریباً 80 طلباء کو ہر سال داخلہ دیا جاتا ہے جن میں سے صرف 20 سیٹیں سیلف فنانس کے تحت پر کی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ایک ایک سیٹ دوسرے صوبوں کے لئے مخصوص ہوتی ہے۔

یہ فیکلٹی بی ایس سی (آنرز) ایگری انجینئرنگ (چار سالہ کورس) کے علاوہ فوڈ ٹیکنالوجی' ایگری انجینئرنگ' اور فائبر ٹیکنالوجی میں ماسٹر آف سائنس کی ڈگری جاری کرتی ہے۔ دوسرے تعلیمی اداروں کے طلباء و طالبات فوڈ ٹیکنالوجی اور فائبر ٹیکنالوجی میں داخلہ لے سکتے ہیں لیکن وہ یہ ڈگری تین سالوں میں حاصل کر سکتے ہیں (B.Sc کے بعد)۔ جبکہ یونیورسٹی کے طلباء یہ کورس دو برسوں میں مکمل کر سکتے ہیں فوڈ ٹیکنالوجی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی جاری کی جاتی ہے۔

کلیہ بیطاری

(Faculty of Veterinary Sciences)

اس کلیہ میں حیوانات کی مختلف بیماریوں' ان کی تشخیص' ان کا علاج اور ادویات کی تیاری کے متعلق پڑھایا جاتا ہے اس کلیہ میں درج ذیل شعبہ جات شامل ہیں۔

(1) اناٹومی (2) فزیالوجی (3) فارماکولوجی (4) پیتھالوجی (5) پیرا سائیٹالوجی (6) مائیکرو بائیولوجی (7) کلینیکل میڈیسن (8) اینیمل ریپروڈکشن

داخلہ کا حصول

ڈاکٹر آف وٹرنری میڈیسن (D.V.M) کی ڈگری کے حصول کے لئے ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں کم از کم 45% نمبر 495/1100 حاصل کرنا ضروری ہیں۔ بی ایس سی (آنرز) D.V.M چار سالہ کورس ہے۔ اس کورس میں داخلہ اوپن میرٹ اور سیلف فنانس کے تحت دیا جاتا ہے۔ فیصل آباد کیمپس میں سیٹوں کی کل تعداد 105 ہے جن میں سے 45 طلباء کو اوپن میرٹ اور 45 طلباء کو سیلف فنانس کے تحت داخلہ دیا جاتا ہے۔ جبکہ باقی صوبوں اور آزاد کشمیر کے طلبہ کا داخلہ صرف مخصوص سیٹوں پر ہوتا ہے۔

لاہور کیمپس میں D.V.M کورس میں کل 122 طلباء کو داخلہ دیا جاتا ہے 50% سیٹوں پر داخلہ اوپن میرٹ اور باقی 50% سیٹوں پر داخلہ سیلف فنانس کے تحت کیا جاتا ہے جبکہ طالبات کے لئے داخلہ صرف طالبات کی مخصوص سیٹوں پر ہوتا ہے۔

ایم ایس سی (آنرز) کے لئے دوسرے تعلیمی اداروں سے بی۔ ایس سی (پری میڈیکل) کے طلباء صرف نان کلینیکل مضامین میں داخلہ کے

اہل ہوتے ہیں مثلاً مائیکروبائیولوجی جبکہ یونیورسٹی کے طلباء تمام شعبہ جات میں ایم۔ایس سی (آنرز) میں داخلہ لے سکتے ہیں یہ کلیہ بھی مختلف شعبہ جات میں Ph.D کی ڈگری جاری کرتا ہے۔

کلیہ امور حیوانات
(Faculty of Animal Husbandry)

اس کلیہ میں حیوانات کی دیکھ بھال، افزائش نسل اور ان سے حاصل شدہ خام مال کے مناسب استعمال کے متعلق پڑھایا جاتا ہے اس کلیہ میں مندرجہ ذیل شعبہ جات کام کرتے ہیں۔

(1) اینمل بریڈنگ اینڈ جینیٹکس
(2) لائیوسٹاک مینجمنٹ
(3) اینمل نیوٹریشن
(4) پولٹری ہسبنڈری

یہ کلیہ بی ایس سی (آنرز) چار سالہ کورس، ایم ایس سی (آنرز) دو سالہ کورس اور پی۔ایچ۔ڈی کی ڈگریاں جاری کرتا ہے۔

داخلہ کی شرائط

بی ایس سی (آنرز) اینمل ہسبنڈری (چار سالہ کورس) میں داخلہ کے لئے امیدوار کا ایف ایس سی (پری میڈیکل) میں 45% نمبر کم از کم حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کورس میں داخلہ اوپن میرٹ اور سیلف فنانس کے تحت کیا جاتا ہے خواتین کے لئے سیٹیں مخصوص ہوتی ہیں۔ سیلف فنانس کے تحت ایک لاکھ روپیہ داخلہ کے وقت جمع کروانا ہوتا ہے۔ عام طور پر اوپن میرٹ 800-750 کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ طلباء جو میڈیکل میں داخلہ نہ حاصل کر سکیں ان کو اس کورس میں ضرور درخواست دینی چاہئے۔ سیٹوں کی کل تعداد 50 ہے۔

کلیہ ایگریکلچرل اکنامکس و رورل سوشیالوجی

اس کلیہ میں زرعی شعبہ سے متعلق معاشیات پڑھائی جاتی ہے اس کلیہ میں پانچ شعبہ جات ہیں۔

(1) ایگریکلچرل اکنامکس (2) ایگریکلچرل مارکیٹنگ (3) رورل سوشیالوجی، (4) فارم مینجمنٹ (5) کوآپریشن اینڈ کریڈٹ

داخلہ کی شرائط

بی ایس سی (آنرز) ایگری اکنامکس کا یہ کورس چار برسوں پر مشتمل ہے۔ بی ایس سی (آنرز) کی یہ ڈگری کلیہ زراعت جاری کرتی ہے۔ اس کے لئے ایف ایس سی پری میڈیکل شرط ہے۔

ایم ایس سی (آنرز) ایگری اکنامکس دو سالہ کورس کی ڈگری بھی یہی کلیہ کرواتی ہے دوسرے تعلیمی اداروں کے طلبہ یہ کورس تین سالوں میں کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس فیکلٹی کے تحت ایم اے اکنامکس اور ایم اے سوشیالوجی کی ڈگریاں بھی کروائی جاتی ہیں۔ طلبہ اور طالبات کا داخلہ علیحدہ علیحدہ سیٹوں پر کیا جاتا ہے اور داخلہ کی شرط بی۔اے اور بی ایس سی ہوتی ہے سیلف فنانس کے تحت زیادہ تر داخلے ہوتے ہیں۔ یہ کلیہ مختلف شعبوں میں Ph.D کی ڈگری بھی جاری کرتا ہے۔

کلیہ سائنسز
(Faculty of Sciences)

اس کلیہ میں بائیولوجیکل اور سوشل سائنسز کے مختلف شعبہ جات کام کرتے ہیں جن میں باٹنی، زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، بائیوکیمسٹری، کمپیوٹر سائنس، شماریات، اسلامیات اور مطالعہ پاکستان شامل ہیں۔

داخلہ کی شرائط

دیگر تعلیمی اداروں سے بی۔ایس سی کرنے والے طلبہ وطالبات باٹنی، زوالوجی، کیمسٹری، فزکس، بائیوکیمسٹری، اور شماریات میں داخلہ لے سکتے ہیں، داخلہ میرٹ کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ M-phil اور Ph.D میں بھی داخلہ دیا جاتا ہے۔

اس کلیہ کے تحت M.C.S، M.B.A اور M-com کی ڈگریاں بھی کروائی جاتی ہیں ان مضامین میں داخلہ سیلف فنانس کے تحت کیا جاتا ہے اور ان تینوں کورسز کا دورانیہ 2 سال ہے۔

شعبہ تعلیم و توسیع
(Division of Education (and Extension)

اس شعبہ کا بنیادی کام زرعی میدان میں ہونے والی تحقیق کو کسانوں تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اس ڈویژن کے زیر انتظام زرعی توسیع، زرعی تعلیم، شارٹ کورسز، دیہی ہوم اکنامکس، اور دیہی ترقیاتی سیل جیسے شعبہ جات ہیں۔ یہ ڈویژن گورنمنٹ کے مختلف محکموں سے تعلق رکھنے والے افراد کی تربیت بھی کرتا ہے اور مختلف زرعی کورسز کا اہتمام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اقسام کے زرعی رسائل، کتب، پمفلٹ اور زرعی نمائشوں کا اہتمام بھی اس کی ذمہ داری ہے۔

اس ڈویژن کے تحت مندرجہ ذیل شارٹ کورسز کروائے جاتے ہیں۔

(1) C. T. Agriculture (Boys)
(2) Diploma in rural home economics
(3) Diploma in Arabic
(4) Mali Class
(5) Veterinary assistant diploma course
(6) Diploma in grain storage management
(7) Post Graduate diploma course in food Science (for army personnel)
(8) Agri-Business management
(9) Computer Science
(10) Pre- Release Training course for army personnel.

ان شارٹ کورسز کے علاوہ یہ ڈویژن ایم ایس سی (آنرز) ایگری کلچرل ایکسٹینشن (دو سالہ کورس) اور پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی کرواتی ہے بی ایس سی (آنرز) ایگری ایکسٹینشن (چار سالہ کورس) کی ڈگری کلیہ زراعت کرواتا ہے۔ اس کے علاوہ اس ڈویژن کے تحت طالبات کے لئے بی ایس سی (آنرز) ہوم اکنامکس تین سالہ کورس ایف ایس سی (پری میڈیکل) کے بعد آفر کیا جاتا ہے۔ خواتین کے لئے یہ کورس بہت مفید ہے۔ اس کورس کے بعد خواتین Food and Nutrition میں ایم ایس سی (آنرز) بھی کر سکتی ہیں۔

یونیورسٹی سے ملحقہ ادارے

یونیورسٹی سے ملحقہ ادارے درج ذیل ہیں۔

(1) کالج آف وٹرنری سائنسز لاہور
(2) کالج آف ایگری کلچر ڈی جی خان
(3) ایگری کلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، سرگودھا
(4) ایگری کلچرل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ رحیم یار خان
(5) کوآپریٹو ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ، ملتان
(6) آرمی سروس کارپس سکول نوشہرہ کینٹ
(7) آرمی وٹرنری سکول سرگودھا

جامعہ زرعیہ زراعت کی ترقی کے لئے بیش قدر خدمات انجام دے رہی ہے اور یہاں کے فارغ التحصیل طلبہ ملک کے تمام تحقیقی اداروں میں اپنی صلاحیتوں کا بھرپور اظہار کر کے ملکی ترقی اور زرعی اجناس میں خود کفالت کے لئے کوشاں ہیں۔

ایگریکلچر اور ملازمت کے مواقع

زرعی گریجوایٹس عام طور پر محکمہ زراعت، ہارٹیکلچر، فاریسٹری، لینڈ ریکلیمیشن اریگیشن، محکمہ خوراک، سائل سروے کنزرویشن، پلانٹ پروٹیکشن، کوآپریشن اینڈ مارکیٹنگ وغیرہ میں ملازمت حاصل کر سکتے ہیں اس کے علاوہ زرعی ماہرین بہت سے سرکاری اور غیر سرکاری اداروں میں روزگار حاصل کر سکتے ہیں جن میں پاکستان ٹوبیکو بورڈ، پاپولیشن پلاننگ، پاکستان ایگریکلچرل سٹوریج اینڈ سروسز کارپوریشن، پیسٹ وارننگ ڈیپارٹمنٹ، لوکل گورنمنٹ اینڈ رورل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ، ایگریکلچرل ڈویلپمنٹ کوآپریٹو بورڈ، Rural development wing of federal Agri-ministry سیڈ سپلائی کارپوریشن اور زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان وغیرہ شامل ہیں مزید یہ کہ زرعی ماہرین مختلف ملکی وغیر ملکی پروجیکٹس میں کام کر سکتے ہیں مثلاً واٹر مینجمنٹ پروجیکٹ اور Salinity control and Reclamation projects وغیرہ۔ عام طور پر زرعی مسائل کے متعلق مختلف پروجیکٹ شروع ہوتے رہتے ہیں۔ زرعی گریجوایٹس کی ایک بڑی تعداد مختلف نیشنل اور ملٹی نیشنل کمپنیوں میں ملازمت حاصل کرتی ہے جن میں زرعی ادویات تیار کرنے والی کمپنیاں مثلاً F.M.C، نوارٹس وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ کھاد تیار کرنے والی فیکٹریاں اور شوگر ملیں بھی زرعی ماہرین کی بڑی تعداد کو روزگار فراہم کرتی ہیں۔

مزید براں زرعی ماہرین زرعی تحقیق اور تعلیم کے اداروں میں خدمات سرانجام دے سکتے ہیں پاکستان کے چند ایک زرعی تحقیق کے ادارے جو ملکی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں اور زراعت کے ماہرین کو روزگار بھی فراہم کرتے ہیں وہ یہ ہیں۔

Agricultural Mechanization Research Institute

پاکستان سنٹرل کاٹن کمیٹی، پاکستان کونسل آف سائنٹفک اینڈ انڈسٹریل ریسرچ، ملٹری فوڈ لیبارٹریز، پاکستان ایگریکلچرل ریسرچ کونسل،

Govt. adoptive research farms

نیوکلیائی ادارہ برائے زراعت اور بائیو ٹیکنالوجی، نیشنل ایگریکلچرل ریسرچ کونسل، ایوب ایگریکلچرل ریسرچ انسٹیٹیوٹ،

Institute of Chemical Technology

کامن ویلتھ انسٹیٹیوٹ آف بائیولوجیکل کنٹرول اور زرعی یونیورسٹیاں وغیرہ۔ فوڈ ٹیکنالوجی میں گریجوایشن کرنے والے طلباء مختلف ملکی اور غیر ملکی فوڈ فیکٹریوں اور ریسٹورنٹ وغیرہ میں کام کر سکتے ہیں آج کے ترقی یافتہ دور میں اپنے ملک میں اور بیرون ملک فوڈ ٹیکنالوجسٹ کی بڑی مانگ ہے۔

نوٹ: اس مضمون کی تیاری میں Prospectus "Under Graduate Degree courses 1999-2000 University of Agriculture Faisalabad" سے مدد لی گئی ہے۔

عطیہ خون دے کر دکھی انسانیت کی خدمت کیجیئے

عالمی خبریں
عالمی ذرائع ابلاغ سے

سری نگر میں دو بم دھماکے
سری نگر میں بموں کے دو ہولناک دھماکوں میں 15۔افراد ہلاک ہوگئے۔ ایک صحافی بھی جاں بحق ہوا۔ حزب المجاہدین کی کارروائیوں کا جنگ بندی کے بعد یہ دوسرا راؤنڈ ہے۔ حزب المجاہدین نے بم دھماکوں کی ذمہ داری قبول کرلی ہے جبکہ لشکر طیبہ نے ذمہ داری سے انکار کیا ہے۔ دھماکوں سے قبل بھارتی وزیر دفاع نے مجاہدین کو سخت کارروائی کی دھمکی دی تھی۔

جمہوریت پیشگی شرط نہیں
بھارتی وزیراعظم واجپائی نے کہا ہے کہ پاکستان سے مذاکرات کیلئے جمہوریت کی بحالی کوئی پیشگی شرط نہیں ہے۔ حکومت کوئی بھی ہو ہم بات چیت کیلئے تیار ہیں تاہم ہماری خواہش ہے کہ جمہوریت بحال ہو۔

روس کا پاکستان پر الزام
روس کی وزارت داخلہ نے کہا ہے کہ اس بات کا امکان موجود ہے کہ سری نگر میں حالیہ بم دھماکوں میں پاکستان کا ہاتھ ہے۔

ہمارا ٹارگٹ بھارتی فوجی تھے
حزب المجاہدین کے ترجمان نے کہا ہے کہ سری نگر کے بم دھماکوں میں ہمارا ٹارگٹ بھارتی فوجی تھے۔ صحافی کی ہلاکت پر ہمیں افسوس ہے۔

پہلے جیسی گرمجوشی نہیں
وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ پاک امریکہ تعلقات میں پہلے جیسی گرمجوشی نہیں رہی۔ جمہوریت کا فروغ، سی ٹی بی ٹی، کشمیری مجاہدین اور اسامہ بن لادن اہم مسائل ہیں۔

روسی فوجی کھیتوں پر مزدوری کریں گے
30 ہزار روسی فوجی خوراک طبی امداد اور ایک ڈالر یومیہ پر کھیتوں میں مزدوری کریں گے۔ اس کے علاوہ 10 ہزار سپاہیوں کو ماسکو اور مغربی روس میں آلو کی چنائی کا کام سونپا گیا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 16/اگست 2000ء

12-30 a.m	ایم ٹی اے ناروے پروگرام۔
1-00 a.m.	بنگالی ملاقات (ریکارڈ۔8/اگست 2000ء)
2-05 a.m.	ہماری کائنات۔
2-30 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس
3-35 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
4-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
5-00 a.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 409
6-00 a.m.	بنگالی ملاقات
7-05 a.m.	اردو کلاس نمبر 402
8-20 a.m.	فرانسیسی پروگرام۔
8-50 a.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 116
10-05 a.m.	تلاوت۔خبریں۔
10-40 a.m.	چلڈرنز کارنر۔
11-00 a.m.	سواحیلی پروگرام۔
12-00 p.m.	ہماری کائنات۔
12-45 p.m.	لقاء مع العرب۔نمبر 409
1-45 p.m.	اردو کلاس۔
2-55 p.m.	انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m.	تلاوت۔خبریں۔
4-35 p.m.	اردو اسباق نمبر 9
5-05 p.m.	اطفال سے ملاقات (ریکارڈ:9/اگست 2000ء)
6-05 p.m.	بنگالی سروس۔
7-10 p.m.	ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 117
8-15 p.m.	اردو اسباق
8-55 p.m.	جرمن سروس۔
10-05 p.m.	تلاوت۔ تاریخ احمدیت سے ایک ورق۔
10-20 p.m.	اردو کلاس
11-35 p.m.	لقاء مع العرب نمبر 410

بقیہ صفحہ 4

میں سمجھتا ہوں کہ یہ نیکی اور حسن اخلاق کا بیج انہوں نے اپنے والدین سے پایا تھا۔ میں نے انکے والدین کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ انکے والد خان عبدالمجید خان صاحب پاکستان بننے سے قبل اپنے علاقہ میں جاگیردار اور بڑے زمیندار تھے۔ لیکن انکا لباس اور رہن سہن بڑا سادہ تھا۔ پاکستان بننے کے بعد انہیں ابتلاء میں سے گذرنا پڑا لیکن ایسے وقت میں بھی اپنی وضعداری میں کوئی فرق نہ آنے دیا۔ اور اپنی حالت کو کسی پر ظاہر نہیں ہونے دیا یہ ان کا مومنانہ وصف تھا۔ دل کے ہمیشہ غنی رہے۔ سوچ پاکیزہ تھی خدا پر توکل تھا انکو دیکھ کر یہ مقولہ یاد آجاتا ہے "خدا داری چہ غم داری"۔ یہی کیفیت حمید احمد خان کی والدہ کی تھی۔ ہمارے محلہ میں یہ جوڑا مثالی تھا۔ ضعفا اور غرباء سے بلا تکلف میل جول رکھتے اور دینی کاموں میں خوب دلچسپی لیتے تھے۔ نظام جماعت کے وفادار تھے۔ حمید احمد خان کی والدہ بفضل تعالیٰ بقید حیات ہیں اللہ تعالیٰ انہیں صحت و سلامتی والی برکتوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔ انکے اور انکی اولاد کیلئے حمید احمد خان کی وفات کا صدمہ روح فرسا اور بڑا گہرا ہے۔

آخر میں خاکسار احمدی والدین کو توجہ دلاتا ہے کہ غنچہ پھول بننے کیلئے محبت بھری دیکھ بھال کا محتاج ہوتا ہے۔ اولاد کیلئے حسن تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ اور عطیہ نہیں ہے۔ والدین کو اس طرف بہت توجہ دینی چاہئے۔ جس نے اپنی اولاد کو سنبھال لیا اور مودب بنادیا اسکے تمام بدخواہ ناکام ہوجائیں گے۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ عزیزم حمید احمد خان کے درجات بلند فرمائے اور انکے عزیزوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور دنیا کی ہر نعمت جو وہ چھوڑ کر گئے ہیں اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اور اعلیٰ انعامات سے انہیں نوازے۔ آمین۔

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

اطلاعات و اعلانات

مثالی وقار عمل و ہفتہ شجرکاری
مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

19 تا 26 اگست 2000ء

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"میں نے خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس کام (وقار عمل۔ناقل) کو خاص طور پر شروع کریں...... پہلے لوگوں کو منع کرو اور سمجھاؤ کہ گلی میں گندگی نہ پھینکیں اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئیں تو پھر خود جاکر اٹھائیں۔"

(الفضل 17 مارچ 1939ء)

مثالی وقار عمل و ہفتہ شجرکاری کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل امور خصوصی طور پر پیش نظر رکھیں۔

○ اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس میں اس ہفتہ کے لئے معین سکیم تیار کریں۔

○ اپنے ماحول میں ایسے مقامات کی نشاندہی کریں جہاں وقار عمل اور شجرکاری کی ضرورت ہو۔

○ 19 اگست 2000ء کو "مثالی وقار عمل" کریں۔ جس کا دورانیہ کم از کم دو گھنٹے ہو۔ کام نمایاں نوعیت کا ہو۔ اور کم از کم پچاس فیصد خدام حاضر ہوں۔

○ اگست کا مہینہ "شجرکاری" کے لئے بہترین موسم ہے اس لئے اپنے ماحول میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

○ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اہل ربوہ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھل دار پودے (کینو، امرود، تیسرا کوئی بھی اپنی مرضی سے) لگائیں۔ حضور کی اس خواہش کی تعمیل میں باہر کی مجالس میں بھی ہر احمدی گھرانے میں کم از کم تین پھل دار پودے لگائیں۔ پودے لگانے کا کام خدام کریں اور ہر احمدی گھرانے میں جاکر پودے لگائیں۔

○ اس ہفتہ کے دوران ہر خادم کم از کم ایک پودا ضرور لگائے نیز اس کی حفاظت بھی کرتا رہے۔

○ اس ہفتہ اپنے حلقہ کی بیوت الذکر کی صفائی کریں اور مناسب جگہوں پر شجرکاری کریں۔

○ انفرادی وقار عمل کی بھی خدام کو تلقین کریں۔ مثلاً جوتے پالش کرنا، جرابیں، بنیان وغیرہ دھونا۔

○ ہفتہ کے اختتام پر مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق رپورٹ مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم وقار عمل)

عیادت مریضان

○ مورخہ 2000-7-11 کو واقفین نو ناصر آباد شرقی ربوہ نے بعد نماز عصر مکرم افتخار احمد چوہدری صاحب سیکرٹری وقف نو محلہ اور مکرم عبدالرشید تبسم صاحب بلاک لیڈر کے ہمراہ فضل عمر ہسپتال کے مریضوں کی عیادت کی اور مریضوں میں جوس تقسیم کیا۔ وارڈ ماسٹر مکرم مجید احمد صاحب نے ہسپتال کے مختلف حصوں خاص طور پر I.C.C.U میں بچوں کو اندر لے جاکر تفصیلی تعارف کروایا۔ آخر پر ہسپتال کے تمام مریضوں کے لئے دعا کروائی گئی۔ اس وفد میں 30 واقفین نو نیز لجنہ کی تین رضا کار ٹیچرز بھی شامل تھیں۔

(وکالت وقف نو)

اعلان داخلہ

○ قائداعظم یونیورسٹی نے کمپیوٹر سائنس میں ڈپلومہ PGD کے لئے داخلہ کا اعلان کردیا ہے۔ داخلہ کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت B.A./B.Sc./B.com/B.Engg ہے۔ B.A./B.Sc پاس طلباء کے لئے ضروری ہے کہ انہیں B.A./BSc میں میتھ سٹیٹ، اکنامکس یا فزکس میں سے ایک مضمون ضرور پڑھا ہو۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 2 ستمبر 2000ء ہے۔ ٹیسٹ 4 ستمبر 2000ء کو ہوگا۔ مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں ڈان 6۔اگست 2000ء

(نظارت تعلیم)

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 12 اگست۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
سوموار 15۔اگست۔ غروب آفتاب۔ 6-55
منگل 16۔اگست۔ طلوع فجر۔ 4-03
منگل 16۔اگست۔ طلوع آفتاب 5-31

نہ نیا سیاسی سیٹ اپ نہ پارلیمنٹ بحال

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ نہ تو نیا سیاسی سیٹ اپ آئے گا اور نہ پارلیمنٹ بحال ہوگی۔ اچھی قیادت سامنے لائیں گے اور عوام دسمبر کے بعد سارا انتظام سنبھال لیں گے۔ ڈیرہ غازی خان میں ملک کے پہلے مائیکرو فنانس بینک کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ احتساب عدالتوں کی رفتار سے مطمئن نہیں۔ یہ فوجی عدالتیں نہیں ہیں عدالتیں آہستہ چل رہی ہیں۔ لیکن ان کے کام میں مداخلت نہیں کریں گے۔ ہمیں ان کے ساتھ چلنا پڑے گا۔ ہماری خواہش ہے کہ احتساب کا عمل تیز ہو اور عدالتیں ایک ایک مقدمے پر پانچ چھ مہینے نہ لگائیں۔ سیاسی جماعتوں کے متعلق آرڈیننس آئین کے مطابق ہے ہم جو کام کر رہے ہیں یا کریں گے وہ آئین کے دائرے میں ہونگے۔

نواز شریف کی درخواستیں مسترد

سپریم کورٹ کے فل بنچ نے سابق وزیراعظم نواز شریف اور پنجاب کے سابق وزیراعلیٰ شہباز شریف کی وہ درخواستیں مسترد کر دی ہیں جس میں انہوں نے طیارہ سازش کیس میں اپیل کرنے کے حکومتی طریق کار کو چیلنج کیا تھا۔ سپریم کورٹ نے قرار دیا ہے کہ حکومتی طریق کار جائز ہے۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ اس موقف سے اتفاق نہیں کرتے کہ جنرل پرویز مشرف نے انسداد دہشت گردی ایکٹ میں ترمیم معزول وزیراعظم کو پھنسانے اور اٹھائے جانے والے قانونی نکات کو غیر موثر بنانے کیلئے بدنیتی سے کی ہیں۔

صدر کلنٹن اور مشرف میں خطوط کا تبادلہ

مقبوضہ کشمیر میں قتل عام کے بارے میں امریکہ کے صدر کلنٹن اور جنرل مشرف کے درمیان خطوط کا تبادلہ ہوا۔ جنرل مشرف نے مقبوضہ کشمیر میں بے گناہ لوگوں کے قتل عام کے متعلق اصل حقائق سے امریکی صدر کو اسی روز بذریعہ خط آگاہ کر دیا تھا۔ صدر کلنٹن نے پاکستان اور بھارت پر تمام مسائل مذاکرات سے حل کرنے پر زور دیا۔ جنرل مشرف نے کہا کہ بھارت کے الزام بے بنیاد ہیں پاکستان کا بے گناہ افراد کے قتل میں کوئی ہاتھ نہیں۔

آرڈیننس توہین ہے

سابق وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ آرڈیننس جمہوریت پسند عوام کی توہین ہے۔ جب ارکان کی میرے ساتھ حمایت برقرار رہی تو کالا قانون لے آئے۔ غیر نمائندہ حکومت مجھے جھکانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ صلح کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ میری منتخب حکومت کے خلاف سازشیں کرنے والوں نے 12۔اکتوبر سے پہلے بھی مجھے ارکان پارلیمنٹ کے اعتماد سے محروم کرنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم لیگ پیپلز پارٹی سمیت تمام جمہوری طاقتوں کے ہمراہ جدوجہد کیلئے تیار ہے۔

نواز شریف کو صدارت سے نہیں ہٹائیں گے

مسلم لیگ کی مرکزی رابطہ کمیٹی کے چیئرمین راجہ محمد ظفر الحق نے کہا ہے کہ پارٹی عہدہ برقرار رکھنے کی صورت میں تین سال قید کی سزا رکھی گئی ہے نواز شریف کو پہلے ہی کافی سزا ہو چکی ہے مزید کیلئے بھی تیار ہیں۔ نواز شریف کو پارٹی کی صدارت سے نہیں ہٹائیں گے۔ صدارتی آرڈیننس کے ذریعے آئین کو تبدیل نہیں کیا جاسکتا۔ حکومت صاف کہہ دے کہ سیاسی جماعتوں کو کام کرنے کی اجازت نہیں۔ سپریم کورٹ میں جائیں گے۔

حزب المجاہدین فیصلہ واپس لے

بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حزب المجاہدین جنگ بندی ختم کرنے کا فیصلہ واپس لے۔ جنگ بندی جنرل پرویز مشرف اور واجپائی کی ملاقات کا موقع فراہم کر سکتی تھی۔ حزب اور بھارت کے تعلقات مسئلہ کشمیر حل کرنے کیلئے سہ فریقی مذاکرات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

پاک بھارت ایٹمی جنگ کا امکان

جاپان نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کے درمیان ایٹمی جنگ کا امکان موجود ہے۔ دونوں ملکوں کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی موجودگی خطرناک ہے۔ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کئے بغیر پاکستان کی امداد بحال نہیں کر سکتے۔ جاپانی وزیراعظم 20۔اگست کو پاکستان پہنچ رہے ہیں۔

سپریم کورٹ بار چیلنج کرے گی

سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر عبدالحلیم پیرزادہ نے کہا ہے کہ بار' سیاسی جماعتوں کے آرڈیننس کو چیلنج کرے گی۔ یہ آرڈیننس عوام کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ نیب کے قانون کو بھی چیلنج کریں گے۔

الٹراساؤنڈ۔ ای سی جی۔ کلینیکل لیبارٹری
مریم میڈیکل سنٹر
یادگار چوک ربوہ فون 213944

سیل پر سیل
ان سلے اور ریڈی میڈ کوٹ برقعے مکمل ورائٹی
پہلے سے مزید حیرت انگیز کمی

	سابقہ ریٹ	ریٹ سیل.	مزید سیل
ڈبل امبریلا کڑھائی کے ساتھ جاپانی نمبر 1 کوالٹی جارجٹ	~~650~~	~~550~~	475
سنگل امبریلا کڑھائی کے ساتھ جاپانی نمبر 1 کوالٹی جارجٹ	~~575~~	~~500~~	425
سادہ + امبریلا + بکس اسٹائل + کلیاں، فینسی بٹنوں کے ساتھ	~~500~~	~~400~~	360
سادہ + امبریلا + بکس اسٹائل + کلیاں، کپڑے کے بٹنوں کے ساتھ	~~425~~	~~375~~	330

ان سلا برقعہ

	سابقہ ریٹ	ریٹ سیل.	مزید سیل
جاپانی نمبر 1 کوالٹی جارجٹ	~~300~~	~~250~~	230
کوریا اور تائیوان کوالٹی	~~275~~	~~225~~	200

نوٹ: ہول سیل ریٹ پر سلائی و کڑھائی کروائیں
باجوہ کلاتھ سٹورز
گولبازار ربوہ فون 213568

ڈاکٹر مبین الحق خان
ایم بی بی ایس - فزیشن
امراض دل، سینہ اور سانس کی تکالیف، معدہ اور جگر کی بیماریوں نیز امراض نفسیات و امراض جلد کا علاج کیا جاتا ہے
کلینک: طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

جیت گئے آپ اور ہار گئی مہنگائی
GHP کے سپیشل ادویات کی قیمتوں میں خصوصی رعایت

سپیشل ادویات 20ML	سابقہ رعایتی قیمت	موجودہ رعایتی قیمت
GHP- 444/GH	~~150/=~~	125/=
GHP-555/GH	~~150/=~~	125/=
KACASSIA-Q (SPL)	~~150/=~~	125/=
TUNIBER-Q (SPL)	~~150/=~~	125/=
KACASSIA-Q=1X	~~75/=~~	50/=
TUNIBER-Q=1X	~~75/=~~	50/=
117(10ML)- ادویات		
سپیشل شیشی اور خوبصورت بریف کیس	~~1700/=~~	1500/=
PKP اور سادہ بکس	~~1200/=~~	1000/=
سادہ ڈراپر اور سادہ بکس،	~~1000/=~~	800/=

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ فون: 212399

ضرورت ہے
(1) آفس ورک کیلئے۔ (2) ڈرائیور کم سیل مین
تعلیم کم از کم میٹرک۔ عمر 25 تا 35 سال
(3) گھریلو ملازم عمر 30 تا 40 سال۔ خود ملیں 2 بجے تا 7 بجے
پتہ برائے رابطہ: **میاں بھائی پٹہ کمانی فیکٹری**
گلی نمبر 5 نزد الفرخ مارکیٹ کوٹ شہاب دین جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور۔ فون 7932514-16 فیکس 7932517

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری' یا حتیٰ بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیزائن: بخارا۔ اصفہان۔ شجرکار۔
ویجی ٹیبل ڈائز۔ کوکیشن۔ افغانی وغیرہ
Phones:
042-6306163,
042-6368130
FAX:
042-6368134 E-mail:mobi-k@usa.net
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکرگڑھ
12 لیگوپارک نکلسن روڈ لاہور عقب شوبرا ہوٹل

پلاٹ برائے فروخت
محل وقوع: دارالنصر وسطی ربوہ
قطعہ نمبر 11' بلاک نمبر 15
رقبہ دس مرلے (41.3x66) تینوں طرفیں آباد'
پانی' بجلی' سوئی گیس اور ٹیلیفون: دروازے پر۔
رابطہ: محمد یعقوب امجد 29/A ڈیفنس کالونی
کھاریاں کینٹ فون 511221

6 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
عثمان الیکٹرونکس
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین
ٹی وی۔ گیزر۔ ائرکنڈیشنر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں۔
رابطہ - انعام اللہ
.1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
7231680
7231681
7223204
7353105

CPL No. 61